١٤٦

فون نمبر ۹ ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

ربوہ

خاص غیرہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۶ تبلیغ ۱۳۴۷ھش ۱۶ ذیقعد ۱۳۸۷ھ ۱۶ فروری ۱۹۶۸ء	نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

ــ۰ ربوہ ۱۵ فروری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نخلہ میں بارہ روز قیام فرمانے کے بعد کل ۱۴ فروری کو ۲ بجے بعد دوپہر بذریعہ موٹر کار بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے حضور نخلہ سے صبح ساڑھے دس بجے روانہ ہوئے تھے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ــ۰ لیفٹننٹ کرنل غلام محمد اقبال صاحب آف لاہور کی منجھلی بچی عزیزہ عطیہ اقبال صاحبہ بعارضہ اپنڈے سائٹیس بیمار ہیں۔ آج ۱۵ فروری کو لاہور میں ان کا اپریشن ہو رہا ہے جو محترم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کریں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کو کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین

(شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ــ۰ میرے والدین اور چھوٹا بھائی بیمار ہیں تمام احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

(خواجہ نصیر احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

علمی تصانیف کے مسودات

یکم مارچ ۱۹۶۸ء تک بھجوا دیئے جائیں

فضل عمر فاؤنڈیشن کے شائع کردہ اعلامیہ بابت سال گزشتہ (۱۹۶۷ء) متعلق تحقیقاتی دینی علمی مضامین کے سلسلہ میں مسودات تصنیف دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں پہنچنے کے لئے آخری تاریخ یکم مارچ ۱۹۶۸ء مقرر ہے۔ اس میعاد میں اب دو ہفتہ کی مدت باقی ہے۔ لہذا جن مصنف احباب نے ۱۹۶۷ء کے اعلامیہ کے سلسلہ میں اپنے مقالات بھجوانے کے لئے اپنے اسمائے گرامی بھجوائے ہوئے ہیں۔ ان کی خدمت میں بطور یاددہانی درخواست ہے کہ وہ اب جلد تر اپنے مقالات کو مکمل کر کے انہیں مجلد صورت میں یکم مارچ ۱۹۶۸ء تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں بھجوا دیں

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ایک عظیم الشّان آسمانی بشارت

پیشگوئی مُصلح موعُود کے الہامی الفاظ

"... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرًا مقضیًا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

مصلح موعود کی پیشگوئی خدا تعالیٰ کے متواتر نشانات کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ایک اہم تقریر

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء پر مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے تھے حضور کی تقریر کا یہ حصہ افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

فرمایا:-

میری زندگی میں

کئی دور ایسے گزرے ہیں

جن میں خدا تعالیٰ نے مجھ سے ایسے کام لئے ہیں جو اس طرف اشارہ کرتے تھے کہ آنے والا مصلح موعود میں ہی ہوں گا۔ اوّل تو وہ وقت آیا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے۔ اس وقت میری عمر صرف انیس سال کی تھی۔ اور میں نے دیکھا کہ کئی بڑے بڑے پرانے احمدی کہتے پھرتے تھے کہ بے وقت موت ہوگئی ہے۔ اب تو اس سلسلہ میں داخل رہنا بڑا مشکل ہے.....

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے ہیں۔ اس وقت میں باہر اپنی بڑی بیوی کو لینے کے لئے گیا ہوا تھا۔ جو اپنی والدہ سے ملنے مجھ سے چھٹی لے کر گئی ہوئی تھیں۔ مگر اچانک

حضرت صاحبؑ کی وفات

ہوگئی اور میں ایک ٹمٹم لے کر اور اس میں ان کو سوار کرا کے واپس لایا۔ جب ہم وہاں پہنچے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہو چکے تھے۔ اس وقت یہ بات سنکر کہ اب احمدیت میں کون رہ سکتا ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرہانے کھڑا ہوا

حضرت اُم المومنینؓ

تو اپنی ہمت کے مطابق کہتی جاتی تھیں کہ

اے خدا ہمارا آسرا ان پر نہیں تھا تجھ پر تھا یہ مر گئے ہیں مگر تو زندہ ہے امید ہے کہ تُو ہمارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔

اور میرے دل میں اس وقت جوش تھا اور میں نے کہا کہ

اے خدا مجھے یقین ہے کہ مسیح موعود سچا تھا۔ اب یہ فوت ہوگیا ہے۔ اور اب بظاہر اس کے مشن اور اس کی تعلیم کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں۔ میں بچہ ہوں پر اے خدا میں تیری قسم کھا کے کہتا ہوں کہ اگر ساری دنیا نے اس سے منہ موڑ لیا تو میں اس سے منہ نہیں موڑونگا۔ اور میں اس وقت تک چین نہیں لونگا۔ جب تک کہ ساری دنیا کو اس کے قدموں میں لا کر نہ ڈال دوں۔

یہ پہلا فعل تھا جس کو دیکھ کر اب پتہ لگتا ہے کہ دراصل اس سے میرے مصلح موعود ہونے کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ گو میں نے اس وقت اس سے یہ اشارہ نہیں سمجھا۔ دوسری دفعہ پھر یہ بات اس طرح ظاہر ہوئی کہ

میں ۱۹۱۳ء میں شملہ گیا

وہاں میرے بہنوئی نواب محمد علی خان صاحب اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر گئے ہوئے تھے۔ جماعت شملہ نے مجھے کہا کہ یہاں آپ تقریر کریں۔ اس تقریر کے نوٹ میں نے لکھے اور پھر اس خیال سے کہ اس جلسہ کے متعلق اشتہار بھی چھاپ دیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ ایک اشتہار چھپوا لیا جائے۔ مگر جس پریس میں بھی میں گیا۔ انہوں نے تعصب کی وجہ سے اشتہار چھاپنے سے انکار کردیا۔ آخر میں نے ایک دستی پریس خریدا تا کہ اس پر اشتہار چھاپ لیا جائے۔ اور شہر میں تقسیم کردیا جائے کہ فلاں وقت جلسہ ہوگا۔

حافظ روشن علی صاحب مرحومؓ

میرے پاس بیٹھے تھے وہ بھی اس کام میں میرے ساتھ شریک ہو گئے۔ میں نے چاہا کہ پانچ سات سو یا ایک ہزار اشتہار نکل جائے۔ تاکہ لوگوں کو توجہ پیدا ہو۔ مگر چونکہ یہ لمبا کام تھا۔ اس لئے کام کرتے کرتے رات کے ساڑھے بارہ بج گئے۔ تو حافظ صاحب کہنے لگے آپ کو تو معلوم نہیں کیا ہوگیا ہے کہ آپ اس کام کو چھوڑتے ہی نہیں۔ میں تو اب سوتا ہوں۔ یہ کہہ کر انہوں نے زمین پر سر رکھا اور سر رکھتے ہی ان کے خراٹوں کی آواز آنے لگ گئی۔ میں نے سمجھا کہ شاید مذاق کررہے ہیں۔ مگر جب ٹٹولا تو سچ مچ سوئے ہوئے تھے۔

بہرحال دوسرے دن وہ اشتہار لوگوں میں بانٹا گیا۔ انہی دنوں

میں نے خواب میں دیکھا

کہ خدا تعالیٰ میرے سامنے آیا ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ تیرے راستہ میں بڑی مشکلات ہیں۔ اس وقت رؤیا میں مجھے نظر آیا کہ ایک پہاڑی ہے جس میں ایک راستہ بنا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس راستہ پر نیچے کی طرف چلے جاؤ۔ وہ تمہاری منزلِ مقصود ہے۔ لیکن راستہ میں تم کو بڑی بڑی بلائیں ملیں گی۔ کبھی تو کٹے ہوئے سر تمہارے سامنے آئیں گے۔ جن کے ساتھ دھڑ نہیں ہوگا۔ کبھی دھڑ تمہارے سامنے آئینگے اور ان کے سر نہیں ہوں گے۔ وہ بلائیں تمہیں آ کر ڈرائیں گی اور بعض دفعہ تم کو اپنی طرف بلائیں گی اور کہیں گی کہ ادھر آؤ مگر تم نے ان کی باتوں کا جواب نہیں دینا۔ تم اپنا کام کرتے چلے جانا اور یہ کہتے چلے جانا کہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

چنانچہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ میری پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالکل یہی الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ جب اس پیشگوئی کی شہرت کامل درجہ پر پہنچ گئی۔

"تب خداتعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا"

(تریاق القلوب طبع اوّل)

اور پھر آج تک مَیں جو بھی مضمون لکھتا ہوں اس کے اوپر اس خواب کے مطابق یہ ضرور لکھتا ہوں کہ

"خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ"

چنانچہ آج بھی جو نوٹ میرے پاس ہیں ان پر بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

اب دیکھو یہ ۱۹۱۳ء کا واقعہ ہے جس پر چوالیس سال گزر چکے ہیں مگر چوالیس سال میں میں نے کبھی اس طریق کو نہیں چھوڑا۔ بلکہ اس کے بعد جو بھی میں نے تحریر لکھی یا تقریر کے نوٹ تیار کئے ان کے اوپر میں نے یہ ضرور لکھا کہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

"هُوَ النَّاصِرُ" میں اس لئے لکھا کرتا ہوں کہ خواجہ میر درد جن کا میں نواسہ ہوں ان کے والد خواجہ محمد ناصر صاحب کو خداتعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا۔ کہ جو شخص اپنی کسی تحریر کی پیشانی پر ھوالناصر لکھے خداتعالیٰ اس تحریر کو قبولیت عطا فرمائے گا۔ (میخانہ درد صفحہ ۹۳)

اسی طرح جب ان پر آسمانی انوار کا دروازہ کھولا گیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ

"یہ ایک خاص نعمت تھی جو خانوادۂ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی ہوئی تھی۔ اس کی ابتدا تجھ سے ہوئی ہے اور انجام اس کا مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوگا۔" (میخانۂ درد صفحہ ۲۶)

یعنی آخری زمانہ میں مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرا خاندان اس کے خاندان میں مل جائے گا چنانچہ حضرت اماں جان ؓ جو حضرت خواجہ میر دردؔ کے خاندان میں سے تھیں۔ جب ان کی شادی غیر معمولی حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوئی تو

خواجہ میر درد صاحب مرحوم کا خاندان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے آکر مل گیا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کو تیرھویں صدی کا مجدد قرار دیا ہے (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۳) اور ہمارے نانا جان صاحب مرحوم کی ایک بہن بھوپال میں ایک مولوی صاحب سے بیاہی گئی تھیں جو سید صاحب بریلوی کے مرید تھے۔ اور جن کو انہوں نے اپنا خلیفہ بنا کر بھوپال میں بھیجا تھا اور کہا تھا کہ وہاں جا کر حدیث کو رائج کرو۔ مجھے جو خوابیں آئی تھیں۔ میں نے ان کی غلط تعبیر کی تھی۔ میں نے سمجھا تھا کہ شائد میں ہی مہدیٔ موعود ہوں مگر معلوم ہوتا ہے میں مہدیٔ موعود نہیں اور چونکہ میرا وقت اب قریب آگیا ہے۔ اس لئے تم ہندوستان میں واپس جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے اس غرض کے لئے تین آدمی بھیجے تھے۔ ایک کو بہاولپور بھیجا۔ ایک صاحب کو جن کے شاگردوں میں مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی بھی تھے۔ جو اہلحدیث کے مشہور لیڈر تھے بنگال کی طرف بھیجا۔ کیونکہ بنگال سے انہیں بہت مدد آتی تھی۔ اور ایک کو بھوپال بھیجا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ خدائی نوشتوں میں

یہ پہلے سے مقدر تھا

کہ اِدھر سے خواجہ میر درد صاحب کے ساتھ یہ سلسلہ مل جائے اور اُدھر سے حضرت نانا جان صاحب مرحوم کی بہن کے ذریعہ سے تیرھویں صدی کے مجدد سے یہ سلسلہ جا ملے اور اس طرح وہ بات پوری ہو جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمائی تھی۔ کہ خداتعالیٰ نے سید احمد صاحب بریلوی کو میرے لئے ایلیاس کے رنگ میں بھجوایا تھا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸) چونکہ انہوں نے جن لوگوں کو اپنا خلیفہ بنا کر ہندوستان بھیجا تھا ان میں سے ایک خواجہ میر درد کی نواسی کے خاوند تھے۔ اس لئے دونوں طرف سے یہ رشتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے آکر مل گیا۔ بہرحال جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

148

مجھے رؤیا میں کہا گیا

کہ تم اس پہاڑی پر چلے جاؤ۔ جب میں چلا تو مجھے اس طرح کی شکلیں نظر آنے لگیں۔ کہیں بڑے بڑے ہاتھیوں کی شکل جیسے آدمی دکھائی دیتے تھے۔ بعض منہ تو آدمیوں کا سا ہوتا تھا لیکن جسم ہاتھی کا۔ پھر کہیں اونٹ دکھائی دیتے۔ جن کے ہاتھ پیر آدمیوں والے ہوتے اور جسم اونٹ والا۔ پھر آگے کوئی آدمی ملتا تو میں دیکھتا کہ اس کا دھڑ تو ہے لیکن سر غائب ہے اور وہ شکلیں مجھے اپنی طرف بلاتیں اور کہتیں کہ جنگل میں آجاؤ۔ مگر مجھے خداتعالیٰ کا بتایا ہوا فقرہ یاد رہا اور میں یہ کہتا چلا گیا کہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اور میں نے ان کی کسی بات کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ چلتے چلتے میں اس جنگل کے پار گزر گیا۔ جب میں جنگل کے پار گزرا تو آگے اترائی آگئی۔ جب میں اترائی پر آیا تو میں نے دیکھا کہ سامنے پہاڑی پر خداتعالیٰ بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے خداتعالیٰ کو دیکھتے ہی کہا کہ خدایا آپ کا احسان ہے کہ آپ مجھے خیروعافیت سے یہاں لے آئے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ دیکھو مسیح موعود میرا نبی ہے اس پر یقین رکھو۔ اور اگر چاہو تو پھر اس پہاڑی پر واپس چلے جاؤ۔ مگر میں نے کہا میں واپس نہیں جانا چاہتا۔ میں اب یہیں رہونگا۔ غرض اس وقت خداتعالیٰ کے منہ سے میں نے سنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے نبی ہیں۔ یہ دوسرا موقعہ تھا جس میں خداتعالیٰ نے مجھے عملی طور پر مصلح موعود ہونے کی طرف "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کے الفاظ سے توجہ دلائی۔ لیکن میں نے پھر بھی مصلح موعود ہونے سے انکار ہی کیا۔ [redacted]

خواجہ کمال الدین صاحب

نے بار بار لکھا کہ اگر تم مصلح موعود ہو تو قسم کھا جاؤ میں مان لوں گا (اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب صفحہ ۸۱) مگر میں نے کہا جب تک خدا مجھے نہیں کہے گا میں نے قسم نہیں کھانی۔ جب خدا مجھے صاف لفظوں میں کہے گا کہ تو مصلح موعود ہے۔ تب میں اپنے آپ کو مصلح موعود کہوں گا۔ ورنہ جب تک خدا مجھے نہیں کہے گا۔ میں اپنے آپ کو مصلح موعود نہیں کہوں گا۔

چنانچہ ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ تم مصلح موعود ہو۔ اس پر میں نے ایک جلسہ ہوشیارپور میں جا کر کیا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کی پیشگوئی بتائی گئی تھی۔ اور دوسرا جلسہ لاہور میں کیا۔ جہاں مجھ پر اس پیشگوئی کے متعلق یہ انکشاف ہوا تھا کہ میں ہی اس کا مصداق ہوں۔ اور تیسرا جلسہ لدھیانہ میں کیا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی بیعت لی تھی۔ اور چوتھا جلسہ دہلی میں کیا۔ کیونکہ دلّی میں حضرت خواجہ میر درد صاحب والی پیشگوئی پوری ہوئی تھی اور میر درد کی اولاد مہدی کے ساتھ آکر مل گئی تھی اور دونوں ایک ہو گئے تھے۔

تیسرا نشان

اس وقت ظاہر ہوا۔ جب حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ فوت ہوئے یعنی ایک نشان تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ظاہر ہوا۔ اور دوسرا نشان ایک اور طرح پر حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر ظاہر ہوا۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی بیماری میں میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں جمعہ پڑھا کے نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کے گھر کی طرف جا رہا ہوں اور گاڑی میں بیٹھا ہوا ہوں کہ مجھے پتہ لگا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میں اس دن جمعہ کی نماز پڑھا کر نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کی کوٹھی میں ان کی

کوٹھی کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں مجھے اطلاع ملی کہ حضرت خلیفہ اول فوت ہو گئے ہیں۔ نواب صاحب کو ہی

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

نے اپنی وصیت لکھ کر دی تھی اور انہی کے کمرہ میں پڑھوائی تھی۔ اور پھر انہی کو آپ نے یہ وصیت دے دی کہ اسے اپنے قبضہ میں رکھو بعد میں کام آئے گی۔ چنانچہ بعد میں ہم نے اسے چھپوا دیا اور اس وقت مولوی محمد علی صاحب بھی وہاں بھاگتے ہوئے پہنچے۔ جس وقت وہ وہاں پہنچے اس وقت ان کے ساتھ کوئی اور دوست بھی تھے۔ شاید شیخ رحمت اللہ صاحب تھے۔ یہ مجھے یاد نہیں۔ بہرحال خواجہ کمال الدین صاحب نہیں تھے۔ کیونکہ وہ اس وقت ولایت گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے آکر مجھے بلوایا۔ اور کہا مولوی محمد علی صاحب آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ باہر نکلا تو قادیان سے کھارے کی طرف جو سڑک جاتی ہے اس کی طرف وہ مجھے لے گئے اور تھوڑی دور جا کر کہنے لگے کہ میاں صاحب جماعت کے لئے بڑا نازک وقت ہے۔ میں نے کہا مولوی صاحب بالکل ٹھیک بات ہے

بڑا نازک وقت ہے

کہنے لگے مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اولؓ) تو بڑے بزرگ آدمی تھے۔ ان کی بیعت ہم نے کر لی۔ اب آگے کیا بنے گا۔ میں نے کہا مولوی صاحب کی بیعت ہم نے محض بزرگ ہونے کی وجہ سے نہیں کی تھی بلکہ اس لئے کی تھی کہ جماعت کا ایک ہاتھ پر اتحاد رہے۔ وہ ضرورت تو اب بھی موجود ہے۔ اس لئے اگر مولوی صاحب فوت ہو گئے ہیں تو کسی اور کے ہاتھ پر ہم جمع ہو جائیں گے۔ بہتر ہے کہ جماعت کے سامنے یہ معاملہ پیش کر دیا جائے۔ اور وہ جس کو چنے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی جائے۔ مولوی محمد علی صاحب کہنے لگے کہ آپ یہ بات اس لئے کہہ رہے ہیں کہ آپ کو پتہ لگ گیا ہے کہ جماعت کس کو چنے گی۔ میں نے کہا اگر آپ کے نزدیک جماعت مجھے چنے گی۔ تو پھر آپ کو کیا اعتراض ہے۔ لیکن بہرحال اگر آپ کے دل میں ایسا گندہ شبہ ہے۔ تو میں کھڑے ہو کر آپ کا نام پیش کر دوں گا۔ اور کہوں گا کہ مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔ پھر جو میرے ساتھی اور دوست ہیں وہ ضرور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ اور جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ اور آپ خلیفہ ہو جائیں گے۔

چنانچہ اس کے بعد میں نے اپنے

سارے خاندان کے لوگوں کو جمع کیا

ان میں نواب محمد علی خان صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب اور غالباً ہمارے نانا جان میر ناصر نواب صاحب بھی تھے۔ ان سب کو جمع کر کے میں نے کہا کہ دیکھو یہ جماعت کے لئے بڑے فتنے کا وقت ہے۔ اگر اس وقت ہم خلافت پر قائم نہ رہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جماعت قیامت تک کے لئے بکھر جائے گی۔ پھر میں نے ان سے ذکر کیا کہ میں نے مولوی محمد علی صاحب کے سامنے یہ بات پیش کی تھی کہ میں آپ کا نام لے دوں گا اور جماعت آپ کی بیعت کرے گی۔ اور گو انہوں نے انکار کر دیا ہے مگر پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر اب بھی میں ان کا نام لے دوں اور آپ لوگ میری تائید میں ہوں۔ تو ساری جماعت ادھر ہی چلی جائے گی۔ اس لئے آپ لوگ مجھے مشورہ دیں۔ کہ میں کیا کروں۔ اور کیا یہ مناسب نہیں ہوگا۔ کہ میں مولوی محمد علی صاحب سے کہہ دوں۔ کہ میں آپ کا نام پیش کرتا ہوں

مجھے یاد ہے

کہ اس وقت سب سے پہلے نواب محمد علی خان صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا بالکل ٹھیک بات ہے۔ ہمیں کسی خاص شخص کی خلافت سے غرض نہیں۔ ہمیں تو جماعت کے اتحاد سے غرض ہے۔ آپ ان کا نام پیش کر دیں۔ ہم سب لوگ آپ کی تائید کریں گے۔ لیکن نانا جان صاحب مرحوم نے کچھ ہچکچاہٹ ظاہر کی اور کہا کہ ہم ایسے شخص کی بیعت کس طرح کر سکتے ہیں۔ مگر میں نے کہا آپ نہ کریں میں تو کر لوں گا۔ اور جب میں کر لوں گا۔ تو پھر آپ کوئی اور آدمی تلاش کر لیں۔ آپ کو آخر مجھ پر ہی امید ہے ۔۔

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ رجنوری ۱۹۶۸ء کو بروز جمعہ بوقت گیارہ بجے (دن) علالت طبع کے باوجود از راہ نوازش کیپٹن ایاز محمود احمد خان صاحب ولد مکرم عبد المجید خان صاحب کا نکاح امۃ المجید صاحبہ بنت کرنل مرزا محمد شفیع صاحب کراچی کے ساتھ پڑھا تھا۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

نکاح کے موقعہ پر سب سے زیادہ ضروری بات ہے وہ دعا ہے ازدواجی معاملہ درخت کے پیوند کی طرح ہوتا ہے جو خطرے کا بھی احتمال رکھتا ہے۔ اور برکت کا بھی باعث ہو سکتا ہے۔ رشتہ میں ہزاروں برکتیں بھی ساتھ ہو سکتی ہیں۔ سب دعا کریں کہ ہر شر سے خدا تعالیٰ اس رشتہ کو محفوظ رکھے۔ اور ہر خیر سے اس رشتہ کو برکت دے۔

بعد ازاں حضور نے دعا فرمائی (خاکسار امین اللہ خان سالک)

" مگر میں نے بہرحال مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کر لینی ہے۔ پھر آپ جو چاہیں کریں۔ اس پر وہ بھی دب گئے مگر

خدا کی قدرت ہے

تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہ مسجد نور میں بہت سے آدمی جمع ہیں اور آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں وہاں گیا اور میں نے یہی سمجھا ہوا تھا کہ میں کوشش کروں گا کہ لوگ مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے کام مجھ سے لینا تھا تو مولوی محمد علی صاحب کس طرح کھڑے ہو جاتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب میں وہاں پہنچا۔ تو مجھے مولوی محمد احسن صاحب مرحوم نے کہا کہ ہاتھ بڑھائیے اور بیعت لیجئے۔ مجھے بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں تھے۔ میں نے کہا مجھے تو بیعت کے الفاظ یاد نہیں

مولوی سید سرور شاہ صاحب

آگے بڑھے اور انہوں نے کہا کہ لفظ مجھے یاد ہیں۔ میں کہتا جاتا ہوں آپ دہراتے جائیے۔ اب پہلے تو مولوی محمد علی صاحب نے انکار کیا تھا لیکن اس وقت کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں بھی تقریر کرنی چاہتا ہوں۔ پہلے میری بات بھی سن لیجئے۔ مگر تمام احمدیوں نے شور مچا دیا کہ ہم نہیں سننا چاہتے بیٹھ جاؤ اور اتنا شور مچا کہ مولوی محمد علی صاحب نے سمجھا کہ شائد یہ لوگ مجھے ماریں گے۔ اور وہ ڈر کر بیٹھ گئے۔ غرض جماعت نے میری بیعت کر لی ......

پس اگر کہہ دیتا کہ مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کر لی جائے تو سب لوگ مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کر لیتے مگر خدا تعالیٰ کا منشاء یہ تھا کہ یہ کام ان سے نہ لیا جائے بلکہ مجھ سے لے۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھ ہی کو کھڑا کیا اور وہ ناکام رہے۔ یہ تیسری شال ہے اس بات کی۔

مصلح موعود کے لئے خدا تعالیٰ نے متواتر نشان دکھائے

اور اس کی انگلی بار بار اس طرف اٹھتی تھی کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس سے خدا تعالیٰ یہ کام لینا چاہتا ہے ..... (الفضل ۲۰ فروری ۱۹۵۸ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
"الفضل" خود خرید کر پڑھے

اللہ تعالیٰ کا ایک زندہ و تابندہ نشان

—— پیشگوئی مُصلح موعود ——

(شیخ خورشید احمد)

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا جو اخبار ریاضِ ہند امرتسر مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء میں بطور ضمیمہ شائع ہوا اس میں حضور نے سب سے پہلے مصلح موعود کی بشارت دی۔

اس کے بعد مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو حضور نے ایک اور اشتہار شائع کیا جس میں اس پیشگوئی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان آسمانی نشان ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح کو واپس منگوایا جائے اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت بائیبل میں لکھا گیا ہے جس کی نسبت معترضین کو بہت ہی کلام ہے اور پھر باوصف ان سب عقلی و نقلی جرح قدح کے یہ بھی منقول ہے کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا تھا اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا تھا۔ جس کے دنیا میں آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا تھا۔ اور نہ خود اسکو آرام ملتا تھا اور نہ اسکے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی سو اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا سے بھی کوئی روح دنیا میں آئی تھی تو درحقیقت اس کا آنا نہ آنا برابر تھا اور اگر بفرض محال ایسی روح کئی سال جسم میں باقی بھی رہتی تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احدٌ من الناس ہے۔ دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتی تھی۔ مگر اسجگہ بفضل تعالےٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردہ کی روح بھی دعا سے واپس آتی ہے اور اسجگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

نو برس کی میعاد

اسی اشتہار میں حضور نے اس موعود فرزند کی پیدائش کی میعاد بھی بتا دی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

۸ راپریل ۱۸۸۶ء کے ایک اشتہار میں بھی حضور نے اس میعاد کا ذکر فرمایا حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعض صاحبوں نے . . . . یہ نکتہ چینی کی ہے کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اوّل تو اس کے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو وہ نو برس سے دوچند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انصاف کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت پر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے"

١٦٩

بشیر ثانی اور محمود مصلح موعود ہی کے نام ہیں

مندرجہ بالا حوالوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نو برس کے اندر ایک عظیم الشان صفات کے حامل فرزند کی بشارت دی ہے جس کے ذریعہ

"دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہونا"

مقدر تھا۔ حضور علیہ السلام نے اس موعود فرزند کے دو الہامی نام "بشیر ثانی" اور "محمود" بھی بتائے چنانچہ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُسکے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(۲) خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک ہے وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

مندرجہ بالا دونوں حوالوں سے یہ امر بالکل واضح اور صاف ہو جاتا ہے کہ جس عظیم الشان صفات کے حامل لڑکے کے لئے اللہ تعالےٰ نے نو برس کی میعاد مقرر فرمائی تھی اور جس کا ذکر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کیا گیا ہے۔ اس کا ایک نام بشیر ثانی اور دوسرا نام محمود بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مصلح موعود کی پیدائش کا اعلان

یہ موعود فرزند یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۹ برس کی مقرر کردہ میعاد کے اندر یعنی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ حضور کی پیدائش کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد مواقع پر اعلان فرمایا کہ ۹ برس کی میعاد کے اندر جس موعود فرزند نے پیدا ہونا تھا اور جس کا نام محمود اور بشیر ثانی بھی تھا وہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہو چکا ہے۔

چنانچہ حضور اپنی کتاب سراج منیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی۔ کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(۲) حقیقۃ الوحی میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے . . . . اس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا"

مندرجہ حوالوں سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جس فرزند موعود کی خبر دی تھی اس کا ایک الہامی نام بشیر ثانی اور دوسرا محمود بھی تھا اور حضور علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہی کو بشیر ثانی اور محمود قرار دیا اور آپ کی پیدائش کے بعد متعدد مواقع پر یہ اعلان فرمایا کہ یہ موعود فرزند پیدا ہو چکا ہے۔

حضور کے اس قطعی فیصلہ کے بعد ہر سچے احمدی کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ ثانی رضی اللہ عنہ ہی کو مصلح موعود یقین کرے اور اگر کوئی شخص احمدی کہلا کر اس فیصلہ کو نہیں مانتا تو خود سوچ لیجئے کہ اس کی احمدیت کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی نظر میں

(مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود کا وجود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متضرعانہ اور درد بھری دعاؤں کا شیریں ثمر تھا۔ اور آپ ہی اس کی حقیقی قدر و منزلت کا علم رکھتے تھے یا پھر مصلح موعود کے مقام کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے۔ جن کی آغوش محبت میں اس رفیع الشان وجود نے پرورش پائی۔ اور علوم قرآنیہ کا دودھ پیا۔ حضرت خلیفہ اوّل کے دل میں سیدنا حضرت محمود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بے حد محبت اور عقیدت موجزن تھی۔ آپ کی دور بین نظر نے بھانپ لیا تھا کہ یہ وجود ہی پسر موعود ہے جس سے قومیں برکت پائیں گی۔ آپ کے خطبات، تقاریر میں بڑی وضاحت سے اس کا ذکر ملتا ہے۔

۱۔ محبت و شفقت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے وصال کے بعد ساری جماعت نے بالاتفاق آپ کو خلیفہ منتخب کیا۔ اس وقت آپ نے اپنی پہلی تقریر میں سیدنا حضرت محمود رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار یوں فرمایا:۔

"میں دنیا میں ظاہر داری کا خواہش مند نہیں اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں اور قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اس فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہو گی اسی لئے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ حضرت صاحب کے اقارب میں تین آدمی موجود ہیں اوّل میاں محمود۔ وہ میرا بھائی بھی ہے اور بیٹا بھی۔ اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں" (بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

ان پر شفقت الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ کس قدر محبت اور عقیدت تھی۔ اور آپ کس خلوص سے تربیت فرماتے رہے۔

۲۔ حقیقی فرمانبردار

خلافت اولیٰ کے عہد میں اہل پیغام نے یہ کہنا شروع کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جانشین انجمن ہے۔ اور وہ خلیفہ کو معزول بھی کر سکتی ہے۔ اور اس امر کا بھی اسے اختیار ہے کہ وہ کسی کو معین مدت یا ساری عمر کے لئے خلیفہ مقرر کرے۔ علاوہ ازیں یہ بھی اعتراض کیا گیا کہ خلافت کسی اور کا حق تھا اور لے کوئی اور گیا۔ اس پر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا:۔

"اگر کوئی کہے انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے (بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر فرمایا:۔

"نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی بن سکتا ہے۔ میں جب مروں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا۔ تم نے میرے ہاتھ پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تم کو مرتدوں کی طرح سزا دیں گے" (بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

یاد رہے کہ اس وقت سیدنا محمودؓ کا وجود السابق تھا جو سب سے بڑھ کر آپ کی حمایت کر رہا تھا۔

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ "خلافت حق کسی اور کا تھا اور لے کوئی اور گیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"مرزا صاحب کی اولاد دل سے مری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر اور نواب محمد علی خاں کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا۔ بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں" (بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر فرمایا:۔

"میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔ اور ایسا سچا فرمانبردار ہے کہ تم میں سے ایک بھی نہیں" (بدر جولائی ۱۹۱۲ء)

آپ کے ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں حضرت المصلح الموعودؓ کی بڑی قدر و منزلت تھی اور آپ کی کامل اور سچی فرمانبرداری کرنے والے یہی خالد بن ولید تھے جنہوں نے آپ کی ہر آواز پر لبیک کہا۔

۳۔ آپ کا سیدنا محمودؓ کو اپنا جانشین اور پسر موعود سمجھنا

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ یہی سمجھتے تھے کہ آپ کے بعد ردائے خلافت سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کو پہنائی جائے گی۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد ؓ کو جنہیں آپ قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے فرمایا:۔

"اگر میری زندگی میں قرآن ختم نہ ہوا تو بعد ازاں میاں صاحب سے پڑھ لینا" (الفضل جلد ۸ نمبر ۱۰۶)

اسی طرح آپ نے شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کو مصر میں تحریر فرمایا:۔

"تمہیں وہاں کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جب تم واپس قادیان آؤ گے تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی انشاء اللہ بڑھا ہوا ہو گا۔ اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا"۔

(الفضل یکم اپریل ۱۹۱۴ء)

خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ نے اپنی سب سے پہلی تقریر میں فرمایا:۔

"میں چاہتا تھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا" (بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

اسی طرح ایک مرتبہ ۱۹۱۱ء میں آپ نے سخت بیمار ہو جانے کے باعث ایک وصیت لکھوائی اس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اپنی بیماری میں یعنی ۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ نے لکھوائی تھی اور بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی۔ اس کے متعلق مجھے معتبر معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد ہونے کے لئے میاں محمود احمد کا نام لکھا تھا" (رسالہ حقیقت اختلاف ص۶۹)

مذکورہ بالا شواہد کی بناء پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ سیدنا محمودؓ کو ہی اپنے بعد اپنا جانشین سمجھتے تھے جس کا اقرار مولانا محمد علی صاحب نے بھی بڑے وثوق سے کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سیدنا محمودؓ کو اپنے بعد نہ صرف خلیفہ ہی سمجھتے تھے بلکہ آپ کے نزدیک پسر موعود اور مصلح موعود کا مظہر بھی سیدنا محمودؓ ہی تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانویؓ نے آپ کے عہد خلافت میں آپ سے عرض کیا کہ "مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں اس پر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا:۔ "ہمیں تو پہلے ہی معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم حضرت میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں" پیر صاحب موصوف نے آپ کے یہ الفاظ لکھ کر پیش کئے اور تصدیق طلب کی جس پر آپ نے تحریر فرمایا:۔

"یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔ نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۲ء"

(رسالہ پسر موعود ص۲۵)

پھر ایک موقعہ پر خطبہ جمعہ مندرجہ ۷ر جولائی ۱۹۱۰ء میں آپ نے فرمایا

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکتا وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمانؒ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے"

آپ کے اس ارشاد سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے بعد ہونے والے جانشین کا ذکر کیا ہے اور اس کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ اپنی زندگی میں سیدنا محمود المصلح الموعودؓ کو اپنے بعد جانشین اور پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق یقین کرتے تھے اور علوم قرآنیہ کا مظہر سمجھتے تھے۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ان ارشادات کی بناء پر سیدنا المصلح الموعودؓ کے بارہ میں جماعت میں عجز نازل تھا۔ اس کے متعلق اخبار پیغام صلح رقم طراز ہے "اس میں کسی ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند، صاحب علم، صاحب عظمت، صالح اور نہایت نیک اطوار اور ائمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں اور یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعودؑ کی آل ہیں اور اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ کے الہام کے پورے مصداق ہیں"!

(پیغام صلح ۲۹ر مارچ ۱۹۱۴ء)

پھر لکھتا ہے:۔

"پیارے ناظرین! ہم آپ کو یقین کلی دلاتے ہیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (سیدنا حضرت محمودؓ۔ ناقل) کو اپنا بزرگ اور امیر اور ملجاء و ماویٰ سمجھتے ہیں اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علوِ استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ شَھِیْد"۔ (ایضاً)

پیغام صلح کے مندرجہ بالا اقتباسات سے بھی حضرت المصلح الموعود کے رفیع الشان مقام صالحیت عظمت اور علو مرتبت پر خاطر خواہ نمایاں ظاہر و عیاں ہے اور یہ اس آرگن کی رائے ہے جس نے گزشتہ نصف صدی سے زائد آپ کی مخالفت میں اپنا سارا زور قلم صرف کیا ہے۔ وَالْفَضْلُ مَا شَھِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ۔

حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات

"حضرت شیخ غلام احمد واعظ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا۔ اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہوگیا۔ اور میں بھی دُعا میں محو ہوگیا۔ اور میں نے دعا کی کہ یا الہٰی! یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے۔ اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا۔ کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں! آج اللہ تعالےٰ سے کیا کچھ لے لیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الہٰی! مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کرکے دکھا! اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے"۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساویؓ کا بیان ہے کہ

"ہم نے اپنی آنکھوں سے آپ کے بچپن کو دیکھا۔ اور پھر اسی بچپن میں آپ کے ایثار اور آپ کی نیکی اور تقویٰ کو خوب دیکھا۔ ہم نے دیکھا کہ آپ کے قلب میں دین کا ایک جوش موجزن تھا۔ اور بچپن ہی سے آپ دعاؤں میں اس قدر محو اور غرق ہوتے تھے کہ تعجب سے دیکھا کرتے تھے کہ یہ جوش ہم میں کیوں نہیں۔ آپ بعض وقت دعا میں ایسے محو ہوتے تھے کہ ہم ہاتھ اٹھائے اٹھائے تھک جاتے تھے۔ لیکن آپ کو اپنی محویت میں اس قدر بھی معلوم نہ رہتا۔ کہ کس قدر وقت گزر گیا ہے۔

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سورج گرہن کی نماز پڑھنے کے لئے ہم سب مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ نماز مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے پڑھائی۔ اور نماز کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کی کہ "میاں! آپ دعا شروع کریں" آپ نے دُعا شروع فرمائی۔ مگر آپ اس دعا میں ایسے محو ہوئے کہ آپ کو یہ خبر ہی نہ رہی کہ میرے ساتھ اور لوگ بھی دعا میں شریک ہیں۔ دُعا میں جس قدر لوگ شامل تھے ان کے ہاتھ اٹھے اٹھے اس قدر تھک گئے کہ وہ شل ہونے کے قریب ہوگئے اور کئی کمزور صحت کے لوگ تو پریشان ہوگئے تب مولوی محمد احسن صاحب نے جو خود بھی تھک چکے تھے دعا کے خاتمہ کے الفاظ بلند آواز سے کہنے شروع کئے جسے سُن کر آپ نے دعا ختم فرمائی"۔

مقدمہ مارٹن کلارک سے بریت کی بشارت

سیدنا حضرت محمود فرماتے ہیں کہ "جن دنوں کلارک کا مقدمہ تھا حضرت مسیح موعودؑ نے اوروں کو دعا کے لئے کہا تو مجھے بھی کہا کہ دعا اور استخارہ کرو میں نے اس وقت رؤیا میں دیکھا کہ ہمارے گھر کے ارد گرد پہرے لگے ہوئے ہیں میں اندر گیا جہاں سیڑھیاں ہیں وہاں ایک تہہ خانہ ہوتا تھا میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب کو وہاں کھڑا کرکے آگے اپلے چُنے دیئے گئے ہیں اور ان پر مٹی کا تیل ڈال کر کوشش کی جارہی ہے کہ آگ لگادیں۔ مگر جب دیا سلائی سے آگ لگاتے ہیں تو آگ نہیں لگتی۔ وہ بار بار آگ لگانے کی کوشش کرتے ہیں مگر کامیاب نہیں ہوتے۔ میں اس سے بہت گھبرایا لیکن جب میں نے اس دروازہ کی چوکھٹ کی طرف دیکھا تو وہاں لکھا تھا کہ

"جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان کو کوئی آگ نہیں جلا سکتی"

چنانچہ اس خواب کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاف بری کر دیئے گئے"۔

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کا بیان ہے کہ:۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجھ سے پڑھا کرتے تھے تو ایک دن میں نے کہا کہ میاں آپ کے والد صاحب کو تو کثرت سے الہام ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو بھی الہام ہوتا اور خوابیں وغیرہ آتی ہیں۔ تو میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب! خوابیں تو بہت آتی ہیں اور میں ایک خواب تو تقریباً روز ہی دیکھتا ہوں اور جونہی میں تکیہ پر سر رکھتا ہوں اس وقت سے لے کر صبح کو اٹھنے تک یہ نظارہ دیکھتا ہوں کہ ایک فوج ہے جس کی میں کمان کر رہا ہوں اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں کہ سمندروں سے گزر کر آگے جاکر حریف کا مقابلہ کر رہے ہیں اور کئی بار ایسا ہوا ہے کہ اگر میں نے پار گزرنے کے لئے اور کوئی چیز نہیں پائی۔ تو سرکنڈے وغیرہ سے کشتی بناکر اور اس کے ذریعہ پار ہوکر حملہ آور ہوگیا ہوں۔ میں نے جس وقت یہ خواب آپ سے سُنا اسی وقت سے میرے دل میں یہ بات گڑی ہوئی ہے کہ یہ شخص کسی وقت یقیناً جماعت کی قیادت کرے گا۔ اور میں نے اسی وجہ سے کلاس پر بیٹھ کر آپ کو پڑھانا چھوڑ دیا۔ آپ کو اپنی کُرسی پر بٹھاتا اور خود آپ کی جگہ بیٹھ کر آپ کو پڑھاتا۔ اور میں نے خواب سُن کر آپ سے یہ بھی عرض کر دیا تھا۔ کہ میاں آپ بڑے ہوکر مجھے بھلا نہ دیں۔ اور مجھ پر بھی نظرِ شفقت رکھیں"۔ (تاریخ احمد حصہ پنجم) (مرسلہ قریشی محمد حنیف قمر اسٹیشن سیالکوٹ)

---

150 عقیدہ تثلیث کی تردید!

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کسی چیز کا کسی چیز سے ہونا تین طرح ہو سکتا ہے اوّل خالق سے مخلوق کا ہونا کہ خالق نے اپنی کامل طاقت اور پوری قدرت سے ایک چیز کو پیدا کر دیا دوسرے ایک چیز کے دو یا کئی ٹکڑے ہو جاویں تو ہم یہ کہہ دیں کہ یہ ٹکڑے فلاں چیز سے پیدا ہو گئے ہیں تیسرے طور سے دو چیزوں کے میل سے ایک تیسری چیز پیدا ہو جائے اب کسی کے والد اور ابن پر ہم اگر نگاہ کریں تو ظاہر ہے کہ بیٹے کا باپ سے پیدا ہونا قانونِ قدرت سے یوں ہوا کرتا ہے کہ دو نر و مادہ باہم ملیں اور جنین بنے۔ اب اس تمہید کے بعد گزارش ہے غور کرو قرآن کریم کس طرح حضرت مسیح وغیرہ بزرگان کو خدا کا بیٹا کہنے پر الزام ٹھہراتا ہے فرمایا اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ" کے کیا معنے؟ نادانو! کسی کو خدا کا بیٹا ماننے والو اگر یہ لوگ جن کو تم بیٹے کہتے ہو الٰہی مخلوق ہے تو کوئی مقام بحث نہیں مگر خدا کے ٹکڑے ہیں تو اس کے تم قائل نہیں۔ تو الد کا اعتقاد اور کسی کے بیٹے کہنے کا مدار تو قانونِ قدرت کے نظارے میں اس بات پر موقوف ہے کہ دو چیزیں آپس میں ملیں اور ان سے تیسری چیز پیدا ہو جائے۔ تم نے صرف اللہ تعالےٰ سے بدوں اس کے صاحبہ ماننے کے حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کیسے مان لیا ہے عیسائی مانتے ہیں کہ ازل سے اکیلے باپ سے حضرت مسیح ازلی بیٹے تھا۔ اور وہاں صاحبہ کوئی نہ تھی۔ بدوں دوسری چیز کے ایک چیز سے توالد نہیں ہُوا کرتا خلق ہو سکتا ہے۔ (ابطال الوہیت مسیح فصل الخطاب از نورالدینؓ)

۲۔ مسیح کا ابن اللہ کے لقب سے ملقب ہونا دلیل الوہیت نہیں کیونکہ عہدنامہ قدیم وجدید میں دوسرے انسان بھی اس لقب سے ملقب ہیں۔ اسرائیل خدا کا پلوٹھا ہے اسرائیل خدا کا بیٹا ہے خروج ۴/۲۲۔ زبور ۲/۷، ۸۹/۲۷ اور تواریخ ۲۲/۱۰،۹ میں ایسے حوالے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف اشخاص کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ پیار اور محبت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے مراد اس سے انتہائی قرب کا مرتبہ اور پیار ہوتا ہے یہ معنے مجازی ہیں حقیقی معنوں کا کوئی قرینہ یہاں موجود نہیں اگر ہوتا تو حضرت مسیح کو جب بیٹا کہنے پر خدا کہا گیا تو ان لوگوں کو کیوں خدا نہیں کہا گیا۔

(۳) حضرت مسیح کے قول کے مطابق عہدنامہ قدیم مقدس کتاب ہے جس کا باطل ہونا ممکن نہیں اور حضرت مسیح فرماتے ہیں "یہ نہ سمجھو کہ میں تورات کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ متی۔

اب تورات بھی توحید خالص کی مدعی ہے وہ تو توحید پر ہلکی سی زد کو بھی برداشت نہیں کرتی اب تثلیث کا عقیدہ عہدنامہ قدیم کے بالکل منافی ہے بعض نہایت ہی کمزور حوالے پرانے عہد نامہ سے مسیحی تثلیث کے حق میں پیش کرتے ہیں مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ بات قرین قیاس ہے کہ مذہب کے بنیادی اور مسلّمہ اصول کے بارے میں تیرہ سو سال تک یہود کو یہ خیال نہ آیا کہ ان کی کتابوں میں تثلیث کا ذکر ہے حالانکہ ان احکام تورات کو بار بار پڑھنے اور یاد رکھنے کا حکم تھا۔ اور نبی جب بھی آیا وہ شریعت کے تحفظ کے لئے آیا یہ کیا بات ہے کہ مسیح نے تحفظ کرنے کی بجائے اس کو منسوخ ہی کر دیا اور شریعت کو لعنت قرار دیا العیاذ باللہ۔ بعد کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کیا دھرا حضرت پولوس رسول کا ہے اور یہ سب پولوس کی پولیٹیکل قلابازیاں ہیں۔ یونانی لوگوں کو مسیحیت میں داخل کرنے کے لئے یہ عقیدہ گھڑا گیا۔ ورنہ عہد نامہ قدیم و جدید اس بارے میں ساکت و صامت ہیں؛

--۰--

صداقت حضرت مسیح موعودؑ

ایک آسمانی شہادت

(رقم فرمودہ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب رضؓ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ جن اصحاب نے صدق دلی سے استخارے میں راہ نمائی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی انہیں اللہ تعالیٰ نے خود بشارت دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی سے اطلاع دی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ میں ہزاروں ایسے افراد ہیں جنہوں نے عاجزانہ دعاؤں کے ذریعے اللہ سے راہ نمائی حاصل کی اور شرح صدر کے ساتھ احمدیت کو قبول کیا۔

اس سلسلے میں بطور مثال صرف ایک شہادت درج ذیل کی جاتی ہے۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے صحابی حضرت سیٹھ اسمٰعیل صاحب آدم رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل بیان پر مشتمل ہے۔

میں ۱۸۹۳ء میں پنجاب کے اردو اخبارات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مضامین دیکھ کر اس طرف متوجہ ہوا۔ کہ یہ صاحب مدعی مہدویت و مسیحیت کون ہیں ان کی تعلیم کیا ہے۔ ان کا دعوےٰ کیا ہے۔ کہ سچ مچ وہ مہدی آخر الزمان اور مسیح ابن مریم ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ یا اخبارات میں محض دشمنی سے ایسے لکھ رہے ہیں۔ پہلے میں نے زبانی طور سے اپنے حلقہ احباب میں تحقیق اور تفتیش شروع کی مگر پھر خیال کیا۔ کہ زبانی باتوں سے تسلی نہیں ہوگی۔ بہتر ہے کہ ان تصنیفات دیکھوں۔ اس نے براہین احمدیہ سے لیکر آئینہ کمالات اسلام تک کی تمام تصنیفات بذریعہ وی پی منگوا کر پڑھیں لیکن ان کتابوں کے پڑھنے میں سستی اور غفلت کی وجہ سے ڈیڑھ دو سال کا عرصہ گزر گیا۔ آخر دل نے گواہی دی کہ یہ شخص سچا ہے اس کے بعد اپنی قوم میمن کچھی کے ایک پیشوا جن کے سلسلہ بیعت میں میرے والد صاحب اور میرے دوسرے بزرگ رشتہ دار بھی منسلک تھے علاوہ اس کے کچھ کاٹھیاواڑ۔ سندھ۔ بمبئی وغیرہ کے دوسرے مسلمان بھی قریب دو لاکھ افراد ان کے مرید تھے۔ اور میں بھی اپنی پندرہ سولہ سال کی عمر میں ان کو مل چکا تھا۔ وہ بمبئی میں ہر سال قریباً آیا کرتے تھے اور پیر صاحب جھنڈے والے کے نام سے مشہور تھے۔ ۱۸۹۵ء کے آخر یا ۱۸۹۶ء کے اوائل میں میں نے ایک خط بزبان فارسی ان کو لکھا کہ ہم تو دنیا دار ہیں۔ اور روحانی آنکھوں سے اندھے ہیں اور آپ لاکھوں انسانوں کے پیشوا اور رہنما ہیں صاحب بصیرت ہیں لہذا آپ حلفاً جواب دیں کہ یہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مہدویت و مسیحیت اپنے دعوے میں صادق ہیں یا کاذب۔ اگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور وہ سچے ہیں اور ہم ہدایت سے محروم ہو ہوگئے تو آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کے ذمہ دار ہیں۔ اور اگر وہ جھوٹے ہیں اور ہم نے نادانی سے ان کو مان لیا۔ تو ہماری گمراہی کا وبال بھی آپ کے سر ہوگا۔ اس کا جواب بعد القاب آداب سوال متنفرہ کے بارے میں انہوں نے مجھے لکھا۔

شہادت اوّل:- ہمارے سلسلہ کا دستور ہے کہ ما بین نماز مغرب و عشاء ہم اپنے مریدوں کے ساتھ حلقہ کرکے ذکر الٰہی کیا کرتے ہیں ایک روز اس حلقہ میں بحالت کشف آنحضرتؐ کو ہم نے دیکھا تو ہم نے آپ سے سوال کیا کہ یا حضرت یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے تو آپ نے جواب دیا "از ماست" (یعنی ہماری طرف سے)

شہادت دوم:- ہمارے خاندان کا وطیرہ ہے کہ بعد از نماز عشاء ہم کسی سے کلام نہیں کرتے اور سو جاتے ہیں اور یہی سنت رسولؐ ہے۔ ایک دن خواب میں ہم نے آنحضرت صلعم کو دیکھا۔ تو ہم نے سوال کیا۔ کہ حضورؐ مولویوں نے اس شخص پر کفر کے فتوے لگائے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ "در عشق ما دیوانہ شدہ است"۔ (ہمارے عشق میں دیوانہ ہے)

شہادت سوم:- ہمارا سلسلہ اور خاندان تہجد گزار ہے۔ اس لئے ہم روزانہ رات کو تین بجے کے بعد اٹھتے ہیں اور بعد از نماز تہجد کروٹ پر لیٹے رہتے ہیں اور اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہیں۔ کہ یہ بھی سنت رسولؐ ہے۔ ایک روز اسی کروٹ لینے کی حالت میں کچھ غنودگی طاری ہوئی اور آنحضرتؐ تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت ہماری حالت نیند اور بیداری کے درمیان تھی۔ تو ہم نے آپؐ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ اب تو سارا ہندوستان چھوڑ عرب کے علماء نے بھی کفر کے فتوے دے دئے ہیں۔ تو آپؐ نے بڑے جلال میں تین بار دوہرا کر کہا:-

"هُوَ صَادِقٌ   هُوَ صَادِقٌ   هُوَ صَادِقٌ"

(وہ سچا ہے   وہ سچا ہے   وہ سچا ہے)

یہ ہے سچی گواہی جو ہمارے پاس ہے ہم آپ کی قسم سے سبکدوش ہو گئے ماننا نہ ماننا آپ کا کام۔

راقم رشید الدین پیر صاحب العَلَم

اس کے بعد جولائی یا اگست ۱۸۹۶ء میں میں نے حضرت اقدسؑ کی تحریری بیعت کر لی۔ خاکسار اسمٰعیل آدم از بمبئی۔ (الفضل نمبر ۲۶ جلد ۱۹ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۱ء)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں

سنگِ دامن کے ترے در پہ رہا تیرے بعد
دل ہوا اور بھی مجبورِ وفا تیرے بعد

تیرے جانے سے مری آنکھ کی بینائی گئی
مجھ کو معلوم نہیں کون جیا تیرے بعد

زندگی درد سے معمور رہی ہو جیسے
یوں مرے دل سے اٹھی میری نوا تیرے بعد

ہم ترے شہر میں آتے ہیں تو رو دیتے ہیں
تیری خوشبو میں بسی اسکی ہوا تیرے بعد

اُس کے دامن سے ہے وابستہ ہوا جذبۂ شوق
اوڑھ کر آیا ہے جو تیری قبا تیرے بعد

جذب کر لیتی ہو شفقت کو یتیمی جیسے
مہرباں اور بھی ہے تیرا خدا تیرے بعد

مل گیا ہے ترے فیضانِ محبت کو دوام
کام آتی ہے مرے تری دعا تیرے بعد

قافلے والوں کی نظریں جو تجھے پا نہ سکیں
نقشِ پا تیرا ہوا راہنما تیرے بعد

تری شمع سے جو روشن ہوئی اک شمع وجود
ہے وہی شمع سے راہوں میں ضیا تیرے بعد

جانے کیوں اشک بھر آئے ہیں مری آنکھوں میں
جب بھی ناہید ہوا نغمہ سرا تیرے بعد

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

جن جماعتوں نے سال رواں کی تیسری سہ ماہی کے آخر تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کا تدریجی بجٹ پورا کر لیا ہے۔ یعنی سالانہ بجٹ میں سے کم از کم تین چوتھائی حصہ ادا کر دیا ہے۔ ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے۔ ان جماعتوں کی فہرست نیچے درج ہے تا احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی قربانی قبول فرمائے اور دین و دنیا کی برکات سے نوازے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر اپنی راہ میں قدم مارنے کی توفیق عطا فرماتا رہے دوسری جماعتیں جو ابھی تدریجی بجٹ پورا نہیں کر سکیں ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریاں کا حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب صدر انجمن کے مالی سال کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے اسلئے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ ان چندوں کی وصولی کے لئے اپنی کوششوں کو زیادہ تیز کریں۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ج۔ جماعتہائے احمدیہ جو چندہ عام و حصہ آمد تین چوتھائی اور چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی بجٹ پورا کر چکی ہیں۔

ضلع سیالکوٹ:۔ بھکو بھٹی۔ قلعہ صوبا سنگھ پسر منجھلہ

ضلع مردان:۔ ٹوپی

ضلع ملتان:۔ چک نمبر ۳۹۰ W.B

ضلع بہاولنگر:۔ چک نمبر ۲۰۶ مراد۔ چک ۱۷۶/مراد

ضلع گوجرانوالہ:۔ اکال گڑھ

ضلع گجرات:۔ گھوڑ

ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ خانپور جنوبی

ضلع ساہیوال:۔ ایل بلاک۔ ہڑپہ چک نمبر ۲۶۹/E.B۔ چک نمبر ۳/۱۲ E.B

ضلع رحیم یارخاں:۔ چک نمبر ۹۳ نواں نہر

د۔ جماعتہائے احمدیہ جو چندہ عام و حصہ آمد اور جلسہ سالانہ ہر دو مدات کا تین چوتھائی بجٹ پورا کر چکی ہیں۔

ضلع جھنگ:۔ چک نمبر ۲۲۲ ج۔ ب لیلاں

ضلع لائلپور:۔ ماموں کانجن۔ چک نمبر ۱۳۲/گ ب۔ چک نمبر ۲۸۶ گ۔ ب کوٹ غلام محمد

ضلع سرگودھا:۔ خوشاب۔ چک نمبر ۳۵ ج چک نمبر ۲۹ T.D.A۔ حویلی متصل مجوکہ

ضلع شیخوپورہ:۔ چک نمبر ۵۲۲ تانی

ضلع سیالکوٹ:۔ ترسکہ۔ پیپ المعروف احمد آباد ڈگری گھمن۔ ماہوکے بھگت۔ ناروال۔ کنجروڑ۔

ضلع گجرات:۔ کالرہ دیوان سنگھ۔ دھوریہ چک نمبر ۲۶ احمد آباد۔ ملک پور مرزا۔

ضلع ساہیوال:۔ دیپالپور

آزاد کشمیر:۔ میرپور۔ ودنیال جٹاں

ضلع مظفرگڑھ:۔ چک نمبر ۲۲۶ T.D.A چک نمبر ۳۶۸ T.D.A

ضلع ملتان:۔ نیل کوٹ چاہ بھاگو وال چک نمبر ۲۲/10-R۔ چک نمبر ۳۵۵ W.B چاہ شیخواہ:۔ چک نمبر ۹۱/م W.B۔ شیخ پور پ۔ گنجے والا۔

ضلع بہاولنگر:۔ بہاولنگر چک نمبر ۲۲۳/9-R۔ چک نمبر ۱۵۳ 6-R۔

ضلع بہاولپور:۔ چک نمبر ۸ الف فتح

ضلع رحیم یار خاں:۔ چک نمبر ۱۳۲/N-P

ضلع تھرپارکر:۔ چک نمبر ۲۷۰/الف کاپڑ۔

ہ۔ جماعتہائے احمدیہ جو صرف چندہ عام و حصہ آمد کا بجٹ سو فیصدی پورا کر چکی ہیں۔

ضلع شیخوپورہ:۔ ککڑ گل

ضلع لائلپور:۔ چک نمبر ۹۶ گ ب مریح

ضلع لاہور:۔ دائے ونڈ

ضلع سیالکوٹ:۔ قادر آباد۔ کوٹ گوندل

ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں:۔ ٹانک

ضلع ملتان:۔ چک نمبر ۱۳/8-R

ضلع ساہیوال:۔ گگو منڈی

ضلع بہاولنگر:۔ چک نمبر ۳۲۷/H-R مروٹ چک نمبر ۱۱۱/6-R

ضلع بہاولپور:۔ چک نمبر ۶۳ D.B جنوبی

ضلع نوابشاہ:۔ کنڈیارو

مشرقی پاکستان:۔ فاضل پور

ز۔ جماعتہائے احمدیہ جو صرف چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔

ضلع سرگودھا:۔ چک نمبر ۷۰/ج۔ چک نمبر ۱۵۲/س

ضلع شیخوپورہ:۔ چک نمبر ۱۶ جبیر کوٹ سوندھا۔

ضلع لائلپور:۔ چک نمبر ۱۳۲ ر۔ ب سہووالہ چک نمبر ۶۱ ج۔ ب دھرووڈ۔ چک نمبر ۲۸۵/گ۔ ب

ضلع لاہور:۔ رکھ شیخ کوٹ

ضلع گوجرانوالہ:۔ پنڈی بھٹیاں۔ گکھڑ منڈی۔ گھر جیانوالہ

ضلع سیالکوٹ:۔ بھاگو وال۔ شہزادہ بستی افغاناں۔

ضلع گجرات:۔ سوک کلاں۔ سید پور جٹاں

ضلع ملتان:۔ چک نمبر ۲۳ W.B

ضلع ساہیوال:۔ بصیرپور۔ چک نمبر ۵۲/5-L

ضلع بہاولپور:۔ بستی طاہر خان

ضلع نوابشاہ:۔ سعید روڈ

ضلع تھرپارکر:۔ گوٹھ مسیح ملبنہ

ضلع حیدرآباد:۔ کوٹ احمدیاں

ضلع جھنگ:۔ چک نمبر ۲ گھنگ۔

(باقی)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

151

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی یکم فروری تا آٹھ فروری چندہ مساجد کی مد میں احمدی خواتین کی طرف سے سات سو بانوے روپے کے وعدہ جات اور تین ہزار ایک سو سات روپے کی وصولی ہوئی ہے گویا اس وقت تک وعدہ جات کی کل مقدار چار لاکھ اٹھاسی ہزار چھ سو ترانوے روپے اور وصولی کی کل مقدار چار لاکھ تینتیس ہزار آٹھ سو چھہتر روپے ہو چکی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

مسجد پر خرچ کی گئی رقم کو پورا کرنے کے لئے ابھی مزید چھیاسٹھ ہزار روپے جمع کرنے کی ضرورت ہے جس میں سے قریباً پینتالیس ہزار کی رقم ایسی ہے جس کے وعدے پہلے آ چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک وصولی نہیں کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل۔ احسان اور برکتوں کے نتیجہ میں مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ خرچ کا اکثر حصہ جمع ہو چکا ہے۔ اب صرف پینتالیس ہزار بقایا ہے۔ کوشش کریں کہ جلد سے جلد یہ رقم بھی ادا ہو جائے۔

ابھی تک بہت سی بہنوں کے ذمہ بقایا جات ہیں اور بہت سی ایسی بھی ہونگی جنہوں نے اس وقت تک اس میں حصہ نہ لیا ہوگا۔

تمام عہدہ داران لجنہ جائزہ لیتی رہیں کہ کس کس نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو تحریک کر کے شامل کریں۔ بقایا جات وصول کریں۔ تا جلد از جلد مسجد کا بقایا پورا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو توفیق عطا کرے کہ غلبۂ اسلام کے لئے قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ آمین۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا لٹریچر

۱۔ حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنات کو مرکزی لجنہ کے شائع شدہ لٹریچر کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد اس اہم امر کی طرف خاص توجہ دیں اور ان قیمتی کتب کی اہمیت جملہ ممبرات پر واضح کر کے انہیں یہ کتب خریدنے کی تحریک کریں۔

۲۔ سالانہ رپورٹ کارگذاری کا ہر لجنہ کی تمام عہدیداران کے پاس موجود ہونا لازمی ہے۔ تمام لجنات کی صدر یا سیکرٹری جلد از جلد اپنی ضرورت کے مطابق رپورٹ کارگذاری منگوالیں۔ بڑے شہروں کی لجنات کے تمام حلقہ جات میں رپورٹ کی تقسیم لازمی ہے تاکہ سکیم کے مطابق کام ہو اور لجنات کے کام کا معیار بہتر ہو سکے۔ جن لجنات نے جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ رپورٹ حسب ضرورت خرید لی تھی وہ بھی مطلع کریں تاکہ انہیں دوبارہ بذریعہ ڈاک یہ رپورٹ نہ بھیجی جائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

اسسٹنٹ انجینئر محمد افضل ملک ابن صوبیدار میجر محمد الدین صاحب ریٹائرڈ کا نکاح محترمہ بشریٰ صدیقہ بنت ٹھیکیدار علم الدین صاحب ربوہ کے ساتھ مبلغ ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد محمود میں مولوی محمد دین صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(سیکرٹری مال اہلیہ صوبیدار میجر محمد دین ریٹائرڈ دوالمیال)

درخواست دعا

برادرم مکرم منصور احمد صاحب ندیم آف بیرونی حصول تعلیم کے لئے انگلستان گئے ہیں ان کے داخلہ کے سلسلہ میں آجکل مختلف یونیورسٹیوں کی طرف سے انٹرویو ہو رہے ہیں۔ بزرگان کرام و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ انہیں بہتر جگہ داخلہ مل جائے نیز ماہ جون میں ان کا امتحان ہو رہا ہے اسمیں کامیابی کے لئے بھی دعا فرما دیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہر طرح خیر و برکت کے سامان کرے۔ آمین۔ (خاکسار بشیر احمد قادیانی ربوہ)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں، دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۸۲

میں محمد اسد اللہ ولد مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ستائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔

البتہ میرا جو حصہ فرم موسیٰ رضا صاحب اینڈ سنز بنگلور میں ہے۔ میرا حصہ بیس ہزار روپے کا ہے۔ ابھی میں کام سیکھ رہا ہوں اسلئے مجھے فی الحال نو صد روپیہ سالانہ ملتا ہے میں اپنی آمد اور جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت آئندہ جو جائیداد پیدا ہو اس پر بھی حاوی ہوگی اور میں ہر سال اپنی آمد کے متعلق تحریراً مطلع کر دیا کروں گا اور کوئی نئی جائیداد کروں گا تو اسے بھی اطلاع دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

آمین۔

العبد:- محمد اسد اللہ

Darul Fazal - 5. Albert Victor Road Fort Bangalore 2 Mysore State

گواہ شد:- محمد امام سیکرٹری مال بنگلور شہر

گواہ شد:- بی ایم عبدالرحیم خاوند موصیہ

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال - نزیل بنگلور شہر ۲۲/۱۰/۶۷

وصیت نمبر ۱۳۶۸۳

میں صالحہ ہاجرہ بیگم زوجہ محترم بی ایم عبدالرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی جائیداد غیر منقولہ اس وقت نہیں۔ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے:-

(۱) مہر سات صد پچاس روپے تھا جو مجھے وصول ہو چکا ہے۔ زیور صرف ایک نکلس طلائی وزنی قریباً سوا تین تولہ قیمتی پانصد روپیہ ہے۔

(۲) میری سالانہ آمد سات صد بیس روپے ہے آمد اور جائیداد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں جو میری آئندہ پیدا کردہ جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔ الامۃ ہاجرہ بیگم

Darul Fazl. 5- Albert Victor Rd Fort (Banglore-2. Mysore State)

گواہ شد:- بی ایم عبدالرحیم صاحب خاوند موصیہ

گواہ شد:- ڈاکٹر محمد امام سیکرٹری مال بنگلور

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال نزیل بنگلور ۲۰/۱۰/۶۷

وصیت نمبر ۱۳۶۸۴

میں زینب بیگم زوجہ مکرم محمد اسد اللہ صاحب پسر مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر بیس سال تاریخ بیعت ۱۹۶۴ء ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر اکتوبر حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل یہ ہے جو طلائی زیورات پر مشتمل ہے۔

۱- چوڑیاں آٹھ عدد وزنی ساڑھے چھ تولے قیمتی نو صد پچھتر روپے

۲- نکلس دو عدد وزنی چھ تولے قیمتی ایک ہزار دو صد پچاس روپے

۳- کراچی ہار ایک عدد وزنی ساڑھے چھ تولے قیمتی گیارہ صد روپیہ۔

۴- دو انگوٹھیاں وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی پونے دو صد روپیہ۔

۵- مہر بذمہ خاوند دو ہزار ایک صد روپیہ میزان پانچ ہزار چھ صد روپے صرف

میں اس جائیداد اور آئندہ جو جائیداد پیدا ہو اور دس روپے ماہوار اور جیب خرچ جو مجھے اپنے خاوند سے ملتے ہیں ان سب کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو صورت حال آمد اور جائیداد کی ہوتی رہے گی اس سے دفتر کو مطلع کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین۔

الامۃ:- زینب بیگم بقلم خود

گواہ شد:- محمد امام - سیکرٹری مال بنگلور

گواہ شد:- محمد اسد اللہ خاوند موصیہ ۲۴/۱۰/۶۷

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال - نزیل بنگلور ۲۴/۱۰/۶۷

وصیت نمبر ۱۳۶۸۹

میں محمد ظفر اللہ ولد مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر اندازاً بائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں

البتہ میرا جو حصہ فرم موسیٰ رضا صاحب اینڈ سنز بنگلور میں ہے۔ میرا حصہ بیس ہزار روپے کا ہے۔ ابھی میں کام سیکھ رہا ہوں۔ اسلئے مجھے فی الحال نو صد روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ میں اس جائیداد اور آمد اور آئندہ جو جائیداد پیدا ہو اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اپنی آمد اور جائیداد کی صورت حال سے دفتر کو مطلع کرتا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

العبد:- محمد ظفر اللہ عفی عنہ ۲۴/۱۰/۶۷

گواہ شد:- محمد امام سیکرٹری مال جماعت بنگلور شہر۔

گواہ شد:- بی ایم عبدالرحیم والد موصی

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال۔ نزیل بنگلور شہر ۲۴/۱۰/۶۷ -

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔
مینیجر

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں مینیجر

ضروری اعلان
دربارہ
طباعت بشارات رحمانیہ جلد اول

احباب کرام کے پیہم اور متواتر تقاضوں کے پیش نظر معرکۃ الآراء تالیف بشارات رحمانیہ جلد اول مطبوعہ ۱۹۳۹ء بر موقع خلافت جوبلی دوبارہ شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے — جن احباب کرام کے رؤیا و کشوف و الہامات دربارہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دربارہ حضرت خلیفۃ اول اور حضرت خلیفۃ ثانی رضی اللہ عنہما شائع ہو چکے ہیں۔ وہ دوبارہ شائع ہوں گے مگر جن احباب کے اب تک رؤیا و کشوف و الہامات شائع نہیں ہوئے وہ براہ مہربانی جلد از جلد مع کے حلف کے ساتھ لکھکر بھجوا دیں۔

بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے علو مرتبت اور خلافتِ حقہ کے بارے میں تو ضرور لکھکر بھجوائیں تاکہ یہ ایمان افروز مجموعہ مکمل رنگ میں شائع ہو۔ ہر مضمون نگار اگر اپنا فوٹو بھی چھپوانا چاہیں تو پاسپورٹ سائز فوٹو بھی ساتھ ہی بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

المعلن

عبدالرحمن مبشر مولوی فاضل مؤلف بشاراتِ رحمانیہ برہان ہدایت وغیرہ

رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازی خان

زیورات کیلئے ہمیشہ ہماری خدمات حاصل کریں۔ میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر پاک جیولرز گولبازار ربوہ

تریاق اٹھرا رجسٹرڈ اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے ۱۵ نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے، خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

بہترین سال بارعایت دام
شیخ جنرل سٹور
بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور تجربہ شدہ گارنٹی سرمہ
آنکھوں کی ہٹیلی امراض!
ککرے، جالا، پھولا
کے لئے مفید ہے
نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا
ہے۔ فی شیشی ۷۵ پیسے

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے
مفید ترین سرمہ۔ بیسیوں جڑی بوٹیوں
کا سیاہ رنگ جوہر ناخنہ پانی بہنا بہنی
خارش وغیرہ امراض چشم کا بہترین
علاج۔ قیمت فی شیشی =/۱ سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

سوتی و ریشمی کپڑا
خریدنے کے لئے
مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ
میں تشریف لائیں
واجبی قیمت اور دیانتداری
ہمارا نصب العین ہے
پروپرائٹر: خواجہ عبد المومن
قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹر رؤساء امراء اور بڑی بڑی پبلک سینکڑوں گواہ ہیں
اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم
کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ ۲ روپے

سرمہ نور والوں کا!
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی
کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جانے ہو کر پیدا ہو کر مرجاتے ہوں اس کا
استعمال از حد مفید ہے مکمل کورس ۱۸ روپے

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۳۰ روپے

ادویہ ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیلی کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند
احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،
گلوب ٹمبر کارپوریشن، ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی فرم
ایس ایس آئی
مثلاً ۱۵ ایمپیر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیر شو تھری پن
پلگ ٹو پن مالہ و پورسلین ہینڈل شو ٹو پن
شفیع سنز انڈسٹریز، سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سیالکوٹ

اعلان نکاح اور تقریب رخصتانہ

مورخہ ۸ رجنوری ۱۹۶۸ء بروز سوموار کو میری ہمشیرہ فوزیہ میر بنت ظفر علی صاحب کا نکاح اور رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ بارہ بجے صبح واقع مکان مکرم غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد مکرم خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت سمبڑیال نے ہمراہ مکرم عبد الحکیم بٹ صاحب ابن مکرم عبد الرشید صاحب بٹ جہلم دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اعلان نکاح کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور دعا کے ساتھ برات رخصت ہوئی۔ جملہ احباب کرام بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ بابرکت بنائے۔ آمین۔ (میر خالد سلیم فرخ ابن میر ظفر علی صاحب وزیر آباد)

فریضہ حج کی ادائیگی اور درخواست دعا!

خاکسار کے والد صاحب، والدہ صاحبہ اور دو بہن بھائی فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مورخہ ۱۶ فروری بروز جمعۃ المبارک کویت سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ سفر ان کے لئے مبارک کرے حج قبول فرمائے۔ اور ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (منور احمد دار الرحمت وسطی ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر ضرور تحریر کیا کریں۔ (مینیجر)

ضروری گذارش!

بعض احباب نے ہدایت فرمائی ہوئی ہے کہ ان کو الفضل کا وی پی نہ بھجوایا جایا کرے بلکہ خط کے ذریعہ قیمت کا مطالبہ کیا جایا کرے لیکن اکثر احباب کی خدمت میں کئی کئی خطوط ارسال کئے جاتے ہیں مگر وہ ان کا جواب دینے میں تساہل برتتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ آئندہ صرف دو مرتبہ ہفتہ کے وقفہ کے بعد یاد دہانی کرائی جایا کرے گی۔ اور تیسری مرتبہ وی پی بھجوایا جایا کرے گا۔ امید ہے کہ ایسے احباب وی پی وصول کر کے دفتر ہذا سے تعاون فرمائیں گے۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا

میری آنکھوں میں موتیا اتر رہا ہے اور آٹھ مہینے سے لکھنے پڑھنے سے معذور ہوں۔ نیز اہلیہ محترمہ بھی جو کہ صحابیہ ہیں اکثر علیل رہتی ہیں۔ نیز چند پیٹ بنیاں بھی لاحق ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (حاجی محمد فاضل۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۸ر فروری تا ۱۴ر فروری ۱۹۶۸ء

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳ر فروری کو ربوہ سے نخلہ تشریف لے گئے تھے چنانچہ گزشتہ ہفتہ کے دوران بھی حضور نخلہ میں ہی قیام فرما رہے۔ اور اس عرصہ میں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ حضور ۱۴ر فروری کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۲۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ فروری کو ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام دسواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا جس میں ربوہ کی مقامی ٹیموں کے علاوہ ملک کی نامور ٹیموں نے شرکت کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اس ٹورنامنٹ میں شریک کھلاڑیوں کے نام ازراہ شفقت حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا۔ جو ٹورنامنٹ میں پڑھ کر سنایا گیا

"مومن ہر اس کام کو جو کیا جانا چاہیئے سنوار کر۔ بپورے رکھ رکھاؤ، سلیقے اور سنجیدگی سے کرتا ہے۔ کھیل بھی ایک کام ہے جو موجودہ معاشرہ اور تہذیبی سماجی کے تقاضوں کے پیش نظر کیا جانا چاہیئے۔ ضروری ہے کہ آپ کا جسم صحت مند، ذہن روشن اور روح پاکیزہ ہو۔ اس لئے میری نصیحت ہے کہ جب کھیلیں تو سنوار کر کھیلیں اور کھیل کے پورے حقوق ادا کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ کھیل ہمارا مقصد نہیں۔ یہ ایک ذریعہ ہے۔ مومن ذرائع کی طرف پوری توجہ دیتا ہے لیکن اپنے مقاصد کو کبھی نہیں بھولتا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے نوجوانوں کو اچھا کھلاڑی بنائے۔ جو جسمانی اخلاق اور روحانی صحت کے زیور سے آراستہ ہوں۔ اور نہ صرف کھیل کے میدان میں بلکہ زندگی کے میدان میں بھی صحت مند صالح اور ارفع صلاحیتوں کا مثالی مظاہرہ کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس ٹورنامنٹ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور اس میں حصہ لینے والوں کو اسلام کی زندگی بخش قدروں کا حامل بنائے آمین

میری طرف سے مہمانوں، اور مقامی کھلاڑیوں اور کارکنان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ افسوس ہے کہ ربوہ سے باہر ہوں اور آپ کی ملاقات اور آپ کی کھیل دیکھنے سے محروم ہوں۔

والسلام خاکسار مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث۔ ۷ر فروری ۶۸ء

اس ٹورنامنٹ کے کلب سیکشن میں پاکستان ویسٹرن ریلوے نے، کالج سیکشن میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اور سکول سیکشن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ گزشتہ سال بھی اس ٹورنامنٹ میں چیمپئن قرار پایا تھا۔

۳۔ مورخہ ۹ر فروری کو مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں مقام خلافت کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔

۴۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مشرق پاکستان کے سالانہ صوبائی اجلاس میں شرکت کے لئے ۱۴ر فروری کو ڈھاکہ روانہ ہوئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ مربی سلسلہ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور بھی گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت فرمائے۔ آمین۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

چین نے ایٹمی ہتھیار فراہم کرنے کا اعلان کر دیا

ہانگ کانگ ۱۵۔ فروری۔ چین نے شمالی ویٹ نام کو ایٹم بم اور انہیں پھینکنے والے طیارے فراہم کرنے کا وعدہ کر لیا ہے اور یقین دلا دیا ہے کہ اگر جنگ پھیل گئی اور ضرورت کا تقاضا ہوا تو چین فوری طور پر ایٹمی ہتھیار شمالی ویٹ نام بھیج دے گا۔ ہانگ کانگ کے اخبار "سٹار" نے چین کے سرکاری ذرائع کے حوالہ سے یہ خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ وزیر اعظم چو این لائی نے شمالی ویٹ نام کے سربراہ سے اس سلسلہ میں اہم مذاکرات کئے ہیں۔

اخبار کے مطابق دونوں سربراہوں نے اس نظریہ کی بنیاد پر تبادلہ خیال کیا ہے کہ کیا امریکہ ویٹ نام کی موجودہ جنگ میں ایٹمی ہتھیار استعمال کر سکتا ہے۔ اس موقع پر چینی وزیر اعظم نے صدر ہوچی منہ سے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ان کا ملک ایٹم بم اور ان کو گرانے والے روسی طرز کے طیارے فراہم کرے گا۔

صدر ایوب رو بہ صحت ہیں

راولپنڈی ۱۵ر فروری۔ صدر ایوب کے ذاتی معالج لیفٹیننٹ کرنل ایم اے زیدی محی الدین نے کل صدر کی صحت کے بارے میں مندرجہ ذیل بلیٹن جاری کیا۔

"صدر ایوب کی صحت کے بارے میں گزشتہ بلیٹن کی اشاعت کے بعد ان کی بحالی صحت کی رفتار سست ہو گئی تھی۔ نمونیہ کے حملے کے نتیجے میں چونکہ صدر مسلسل صاحب فراش رہے ہیں اس بنا پر ان کے پھیپھڑے میں ایسی کیفیت پیدا ہو گئی جس کے نتیجہ میں انہیں اتوار کی رات کو دائیں پھیپھڑے میں ایسی کیفیت پیدا ہو گئی جس کے نتیجہ میں انہیں اتوار کی رات کو دائیں پھیپھڑے کے ایک محدود حصہ میں خون کے دورہ کی رکاوٹ سے تکلیف ہو گئی۔ اس شکایت کی وجہ سے انہیں پھر بخار ہو گیا۔ اور کھانسی کی تکلیف بھی عود کر آئی۔ تاہم گزشتہ شب سے ان کا ٹمپریچر معمول پر آ گیا۔ اور کھانسی میں بھی کمی ہے۔ کل ان کے سینہ کا ایکسرے لیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ پھیپھڑے کی حالت پہلے سے بہت بہتر ہو گئی اور ان کی عام جسمانی صحت بھی تسلی بخش ہے۔ صدر ایوب کے ذاتی معالج لفٹیننٹ کرنل ایم اے زیدی محی الدین نے بتایا ہے کہ وہ مناسب وقفوں کے بعد صدر کی صحت کے بارے میں بلیٹن جاری کرتے رہیں گے۔

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس نمبر ۲/PR-1/68/WAG

۱۔ شیڈول آف ریکوائرمنٹ اور پی آر ایس کنڈیشنز آف کنٹریکٹ نمبر ۶۵-۳-A میں درج شدہ معیار کے مطابق پاکستان ویسٹرن ریلوے کے واسطے ایم ایس فیٹس زنک اور گیلوینا ئزڈ کی فراہمی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات بشمول ہدایات برائے ٹنڈر کنندگان ٹنڈر فارم، شیڈول آف ریکوائرمنٹ اور کنڈیشنز آف کنٹریکٹ سیکرٹری ریلوے بورڈ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز (روم نمبر، فرسٹ فلور) ایمپرس روڈ لاہور کے دفتر سے یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (والسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ کے دفتر سے ۱۹ر فروری ۱۹۶۸ء سے ۲ر اپریل ۱۹۶۸ء تک تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح سے بارہ بجے دوپہر کے درمیان ۱۰ روپے فی سیٹ کے حساب سے حاصل کی جا سکتی ہیں یہ رقم کسی حال میں بھی واپس نہیں کی جائے گی۔

۳۔ ٹنڈر صرف مقررہ ٹنڈر فارم پر جو ٹنڈر کی دستاویزات کے ساتھ منسلک ہے قبول کئے جائیں گے۔

۴۔ ٹنڈر سیکرٹری ریلوے بورڈ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان پی ڈبلیو ہیڈ کوارٹرز ایمپرس روڈ لاہور کے نام پر ۵ر اپریل ۱۹۶۸ء کو ایک بجے دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں یا اس وقت تک ٹنڈر بکس میں ڈال دینے چاہئیں۔ جو ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ ریلوے بورڈ پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز (روم نمبر ۱۹ گراؤنڈ فلور) ایمپرس روڈ لاہور کے دفتر میں نصب ہے ٹنڈر ۶ر اپریل ۱۹۶۸ء کو دس بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

اے ایچ خان پی آر ایس
برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ۔

لاہور (۷) ۴۵۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴